جہاں صریح نص ان کو معلوم نہ ہو وہاں اجتہاد سے جواب دیا جائیگا اور ضرور ہے کہ ایسے مسائل بھی ان کے روبرو پیش ہوں جنکی تصریح کسی آیت اور کسی حدیث میں نہو لہذا ایسے مسائل میں بدون اجتہاد کے چارہ نہیں اور مسایل مجتہد فیہا میں کسی خاص مجتہد کی اطاعت کرنے کا نام ہی تقلید شخصی ہے۔ اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ حاکم اجتہاد کرکے اگر صواب کو پہونچے تو اُس کے لئے دو اجر ہیں اور جو اجتہاد میں خطا کرے تو اُس کے واسطے ایک اجر ہے البتہ صریح نصوص میں کسی شخص کی تقلید روا نہیں صرف امور اجتہادیہ میں تقلید ضرور ہے کیونکہ مجتہد سے دس امور کے اندر مثلاً اگر ایک غلطی ہو گی تو غیر مجتہد سے ایک صواب کی بھی امید نہیں اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ایک شخص کو سریہ کا حاکم مقرر کرکے روانہ کیا تھا اور ان سب سے فرمایا تھا کہ اپنے حاکم کی اطاعت کرنا جب اُس حاکم نے کسی وقت غصہ میں آکر آگ جلوائی اور سب سے کہا اس میں جا پڑو تو بعض نے قصد کیا اور بعض نے کہا ہم آگ سے بچنے کو ایمان لائے ہیں ہم آگ میں ہرگز نہ جائیں گے اس حدیث سے بھی تقلید شخصی کا بین ثبوت ہے اور کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ تم لوگ خاص شخص کی تقلید مت کرو بلکہ ایک مسئلہ کو جب تک تمام علماء سے دریافت نکرلو ہرگز عمل مت کرو۔ اور اگر مسائل اجتہادیہ میں علماء کے اندر اختلاف پاؤ

Marfat.com
Marfat.com

تو خود اجتہاد کر لیا کرو اور اگر کوئی حدیث اس مضمون کی کسی صاحب کو ملے تو مجھکو بھی ضرور اطلاع کرنا چاہئے تاکہ میں بھی تقلید چھوڑ کر مجتہد بنجاؤں۔ البتہ وہ تقلید شخصی جائز نہیں کہ مقلد یہ اعتقاد اپنے امام سے رکھے کہ اگرچہ صحیح غیر ماؤل حدیث ملیگی تب بھی قول امام کو نہ چھوڑونگا یہ تقلید مذموم ہے اسی تقلید کی مذمت اور برائی بعض متاخرین نے کی ہے۔ اور جب کہ معصیت الٰہی شخص معین کی اطاعت میں نہو تو ایسی اطاعت اور تقلید کو اگر کوئی شخص منع کرے تو بالیقین جان لو کہ وہ شخص قرآن اور حدیث ہی سے واقف نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

تمام شد

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

Marfat.com
Marfat.com